REGD-E-P. No 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ :- چھ روپے

ممالک غیر ۷½ روپے

فی پرچہ ۲ر۰

تواریخ اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ || ۷ر وفا ۱۳۳۴ ہش - مطابق ۷ر جولائی ۱۹۵۵ء || نمبر ۲۵

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ڈین ہیگ ۱۸ر جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قریباً ساڑھے پانچ بجے ہیگ میں اپنی جائے قیام پر بخیریت و عافیت پہونچ گئے۔ الحمد للہ۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور دیگر مقامی احمدی احباب حضور کے خیر مقدم کیلئے موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ کا جولائی کے آخیر تک یہاں قیام رہے گا انشاء اللہ۔ حضور کی ڈاک کا ایڈریس یہ ہوگا

c/o Maulvi G. A. Bashir
Rnjchrochlean 54 Den Hague
Halland

سگراون ہیگ ۲۴ر جون حضور کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے (الحمد للہ) البتہ گردن اور بائیں ٹانگ میں نقرس کی خفیف درد کی شکایت ہے۔

ہمبرگ ۲۵ر جون (تار منجانب مبلغ جرمنی) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہمبرگ پہنچ گئے ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ (مبلغ جرمنی) (باقی ص۲ کالم ۲ نیچے)

اسلام ہندوستان میں!

از جناب ڈاکٹر تارا چند صاحب سابق سفیر ہند متعینہ ایران

اسلام میں بلاشبہ چند ایسی خوبیاں ہیں اور خصوصی صفات ہیں کہ جن کی وجہ سے اُسے مختصر عرصہ میں غیر معمولی فروغ حاصل ہوا۔ ساتویں صدی عیسوی میں جب اسلام کا جھنڈا بلند ہوا۔ اور عرب کی سب قومیں ایک جھنڈے کے سایہ میں جمع ہوئیں۔ تو عرب تیزی کے ساتھ چاروں طرف پھیلنے لگے۔ ان کی فوجیں جنگلوں۔ میدانوں اور پہاڑوں کو عبور کرتی ہوئی شام، ایران، افغانستان اور بلوچستان کو طے کر کے ہندوستان کی سرحد پر پہونچ گئیں۔ مسلم بیڑوں نے ایرانیوں کے بیڑوں کو سمندر کی تھاہ گہرائیوں میں ہمیشہ کے لئے سونپ دیا اور بحرِ ہند پر قبضہ کر لیا۔ ان بیڑوں کے ساتھ عرب کے تاجر بحرِ ہند کی ساری تجارت کے ٹھیکہ دار ہو گئے۔ کرلم پرمیت کیل کے نام کے قبرستان میں علی ابن عثمان کی قبر پر ۱۶۶ھ ۷۸۲ء کا کتبہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھویں صدی میں مالابار کے ساحل پر مسلمان آباد ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کا اثر بہت جلد جلد بڑھا۔ ہندو راجاؤں نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی۔ ان کی تجارت کی آسانیاں پہونچائیں۔ ان کو زمین خریدنے اور مسجدیں بنانے کی اجازت دی۔ مالابار میں آباد ہوتے ہی انہوں نے اپنے مذہب کو پھیلانے کی کوشش کی۔ مسلمانوں میں پروہت اور پادری نہیں ہوتے۔ لیکن ہر مسلمان کا فرض ہے کہ مذہب کی اشاعت کرے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ لوگوں کو خدا کے راستہ پر چلنے کا پیغام دو۔ اور ان کو عقلمندی اور رحم کے ساتھ تبلیغ کرو۔

اس تبلیغ کے کام میں نہ صرف مرد بلکہ عورتوں نے بڑا حصہ لیا ہے۔ یہاں تک کہ مسلمان قیدی بھی اشاعت مذہب کے لئے تیار رہتے تھے۔ ایک مسلمان قیدی نے سب سے پہلے یورپ میں اسلام پھیلایا۔ غلام سردار نے خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ شیخ احمد مجدد کو جہانگیر نے قید خانہ میں بھجوا دیا تھا۔ انہوں نے دو برس میں سینکڑوں ہندو قیدیوں کو مسلمان کر لیا۔ آٹھویں صدی میں مسلمانوں کو جو کامیابی ہوئی اس کے کئی اسباب تھے۔ دکن کے لوگ انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کی دولت اور بڑھتی ہوئی طاقت کا ان کے دلوں پر سکہ جم گیا تھا۔ لیکن سب سے بڑھ کر مسلمانوں کے خیالات، اُن کے رسم و رواج ان کے اطوار اور چال چلن کا اثر پڑا۔ ان کا مذہب سادہ آسان اور اچھا تھا۔ ان کی پرستش کے طریقے دلوں میں گھر کرنے والے اور رات دن خدا کی یاد دلانے والے تھے۔

رینان ایک فرانسیسی عالم ہے۔ اس نے قبول کیا ہے کہ میں جب کسی مسجد میں جاتا ہوں تو میرا دل ایک ناقابلِ بیان کیف سے اُمنڈ آتا ہے۔ اور میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ میں مسلمان کیوں نہ ہوا۔ جب رینان ایسے کٹر ملحد اور سائنسدان کے دل پر اسلامی عبادت کا اثر ہوتا ہے تو اوروں کا کیا ذکر ہے۔ ایک اور بات جو بھولنی نہیں چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ پہلی صدیوں کا اسلام ایک بڑا عملی مذہب تھا۔ اسلام کے ماننے والے اپنے عقیدوں کو محض زبان سے نہیں دوہراتے تھے بلکہ اپنی زندگی اور چال چلن میں ان پر پابند ہو کر رہتے۔ ان کی نماز کی صف بندی، روزوں کی سختیاں اور زکوٰۃ کے قاعدے، سماج میں بھائی چارہ، مساوات کا برتاؤ مذہب کے ایسے زبردست جزو تھے۔ کہ آدمی کے دل ان کا اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ ان (باقی ص۲ پر)

فیصلہ راولپنڈی پر ایک نظر!

(۲)

گذشتہ اشاعت میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ کہ پاکستان کی عدالتیں اس امر کی مجاز نہیں کہ وہ کسی کے مسلم یا نامسلم ہونے کے متعلق فیصلہ دیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج جنہوں نے فیصلہ دیا۔ وہ نہ تو اسلامیات سے واقف ہیں۔ نہ آئین پاکستان کی رو سے ایسا فیصلہ جائز ہے۔ پھر انہوں نے اس امر کی تحقیقات نہیں کی۔ کہ جب مدعی علیہ کو جس وقت اپنے خیال کے مطابق یہ معلوم ہو گیا کہ نکاح ناجائز ہے۔ کیا اس نے فی الفور طلاق دے کر علیحدگی اختیار کر لی۔ اگر عدالت یہ تحقیقات کر پاتی تو تین صورتوں میں سے ایک ظاہر ہوتی۔ یا تو مدعی علیہ نے باوجود جاننے بوجھنے کہ مدعیہ نامسلمہ ہے۔ اس سے شادی کی یا بعد میں مدعی علیہ کو معلوم ہوا کہ اسکی منکوحہ نامسلمہ ہے۔ اور وہ اس سے فی الفور الگ نہ ہوا۔ یا تیسری صورت یہ تھی۔ کہ وہ اسے طلاق دے کر فوراً الگ ہو گیا۔ اگر یہ نظریہ درست ہے کہ ایک نامسلمہ سے شادی جائز نہیں۔ تو پہلی اور دوسری صورت میں خود مدعی علیہ زیر عتاب آنا چاہیئے تھا۔ اس امر سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ جج نے اس کی چھان بین نہیں کی۔ اس لئے ان کی اصل غرض یہ تھی کہ اپنے تعصب کے باعث وہ بہر حال جماعت احمدیہ کو نامسلمان قرار دیں۔ اس لئے انہوں نے اس کی تحقیق و تدقیق کی ضرورت بھی نہیں سمجھی۔

پاکستان کے قیام کی بنیاد

یہ امر بھی قابلِ غور ہے کیا پاکستان کا قیام اسی بنیاد پر ہوا تھا۔ کہ یہ ان لوگوں کا وطن ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مسلمان ہیں؟ اگر یہی بات تھی۔ تو کیا اس کا فیصلہ حکومت انگلستان یا ریڈکلف نے کرنا تھا۔ کہ حقیقی مسلمان کون ہے؟ کیا یہ درست نہیں کہ مطالبہ پاکستان کے وقت مسلمان وہ سمجھے جاتے تھے۔ جو غیر مسلموں کے بالمقابل مسلمان تھے۔ ورنہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ دوسرے فرقوں کے لوگوں میں سے ایک کثیر تعداد بے عمل نظر آتی ہے۔ چنانچہ رسالہ الفرقان لکھنؤ رقمطراز ہے:-

"اس وقت صورت یہ ہے کہ مسلمان قوم کی اکثریت عملاً نامسلمان ہے۔ نہ ان کی سیرت مسلمانوں کی سیرت ہے۔ نہ ان کے اعمال و اخلاق۔ اسلامی اعمال و اخلاق ہیں۔ دلوں میں خدا کا خوف نہیں۔ آخرت کی فکر نہیں۔ اللہ و رسول کے احکام کی (باقی ص۷ پر)

زندہ نبی

کلام امام الزمان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایسی ثابت ہے کہ کسی اور نبی کی ثابت نہیں اور اسی لئے ہم زور اور دعویٰ سے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اکثر اکابر نے حیات النبی پر کتابیں لکھی ہیں اور ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایسے زبردست دلائل موجود ہیں کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے کہ زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے زمانہ سے لیکر اس وقت تک کبھی بھی مسلمانوں کو ضائع نہیں کیا ہر صدی کے سر پر اس نے کوئی آدمی بھیج دیا جو زمانہ کے مناسب حال اصلاح کرتا رہا یہاں تک کہ اس صدی کے سر پر اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں حیات النبی کا ثبوت دوں یہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کرتا رہا ہے اور کرتا رہیگا جیسا کہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یعنی بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں (الحکم ۲۴ر فروری ۱۹۰۱ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ماما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہالینڈ میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوب

مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج ہالینڈ مشن نے ہالینڈ میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے متعلق تفصیلی اطلاع دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا تھا۔

"آج مورخہ ۲۰؍مئی ۱۹۵۵ء کو بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے مسجد ہالینڈ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر ایران۔ مصر۔ پاکستان اور انڈونیشیا کے سفرا کے نمائندگان بھی تشریف لائے۔ حاضری تقریباً دو صد تھی۔ ورلڈ نیوز ایجنسی کے نمائندہ کے علاوہ قریباً سب روزانہ اخباروں کے نمائندگان بھی تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس پر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو جواب مولوی غلام احمد صاحب بشیر کو بھجوایا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

جزاك اللہ۔ مبارک ہو آپ کو بھی اور سب احمدی نومسلموں کو بھی۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کے لئے یہ خدمت عظیم بہت بہت مبارک کرے اور ثواب کا موجب بنائے۔ سچ وہی ہے جو سر عبد القادر نے مسجد لنڈن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو مجھے آرام سے یہاں پہونچانے کی سعادت بخشی۔ اور ان کے بدلہ میں ان کو مسجد ہالینڈ کا سنگ بنیاد رکھنے کی عزت بخشی۔ یہ وہ عزت ہے جو بہت بڑے بڑے لوگوں کو بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ ہم نئے سرے سے اسلام کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلعم کا نائب ہونا کوئی معمولی عہدہ نہیں۔ آج دنیا اس کی قدر کو نہیں جانتی ایک وقت آئے گا۔ جب ساری دنیا کے بادشاہ رشک کی نظر سے ان خدمات کو دیکھیں گے۔ پاکستان کے گورنر جنرل بھی کل سے آئے ہوئے ہیں۔ اور آج معلوم ہوا ہے کہ ان کی حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور ڈاکٹر امید کرتے ہیں کہ جلد اچھے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے کہ وہ بھی ایک کامیاب میدان ہیں۔ کروڑوں مسلمانوں کو ان کے ذریعہ فائدہ پہونچا ہے۔ اور پہونچے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے رکھے۔ اور اس کام کی تکمیل کا موقعہ بہم پہنچائے۔ جو انہوں نے شروع کیا ہے۔

آپ کا فون پہنچا کہ ایک ڈرائیور ہے۔ جو انگریزی۔ فرانسیسی اور جرمنی جانتا ہے۔ ہمیں ڈرائیور کی* سخت ضرورت ہے۔ اسے بھجوا دیں۔ اس دوست کا آنا ہمارے لئے آرام کا موجب ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے بھی زیادتی ایمان کا موجب بنائے۔ اگر یہ شخص مل گیا اور ہمارے کام آتا رہا تو آپ کے لئے بھی بہت سے ثواب کا موجب ہوگا۔

اگر مکان جلد بن جائے۔ تو آپ کی بیوی کو بھی اب اصرار ہے کہ مجھے جلد بھجوا دیں۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ خدا تعالیٰ خیریت سے لے جائے۔ تو میں ان کو بھجوا دوں۔ اللہ تعالیٰ جلد ہالینڈ کے اکثر لوگوں کو داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہو ئٹزرلینڈ میں اپنے روحانی فرزندوں کے درمیان

مورخہ ۵؍جون کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ٹی پارٹی کے موقعہ پر زیورچ میں (سوئٹزرلینڈ) احمدی احباب کو انگریزی زبان میں خطاب فرمایا (بعد میں شیخ ناصر احمد صاحب نے اس کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا) حضور کی اس مختصر تقریر کا ترجمہ قارئین بدر کے استفادہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

میرے دوستو اور بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں ایک سخت بیماری کے بعد تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اس بیماری کے دوران میں بعض اوقات مجھے یہ خیال پیدا ہوتا تھا۔ کہ شاید میں تمہیں کبھی دیکھنے کے قابل نہ ہو سکوں گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے تم سے ملنے کا موقعہ مہیا فرما دیا۔ میری بڑی خواہش تھی۔ کہ میں تم سے ملوں بالکل اسی طرح جس طرح کہ ایک باپ کو اپنے بچوں سے ملنے کی خواہش ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں میرے روحانی فرزند بنایا ہے۔ اس لئے تم سے میری محبت کا رشتہ طبعاً دنیاوی بیٹوں سے زیادہ مضبوط ہے — آج سے تیس سال قبل روم سے براستہ میدان فرانس جاتے ہوئے میں تمہارے ملک سے گذرا تھا۔ لیکن میں یہاں پر قیام نہ کر سکا تھا۔ میں نے اس وقت درخت۔ جھیلیں اور ندیاں دیکھی تھیں اور خیال کیا تھا۔ کہ سوئٹزرلینڈ انتہائی خوبصورت ملک ہے۔ جس میں اس قسم کے مرے بھرے منظر عمدہ جھیلیں اور سرسبز درخت ہیں۔ میں اس وقت یہ نہ جانتا تھا۔ کہ اس ملک میں بھی ایسی دعا دار اور مخلص دل رکھنے والی روحیں پیدا ہوں گی۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں گی۔ اور اس کی ہدایت کو حاصل کریں گی۔ لیکن اب میں اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں اور اس پر میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صراطِ مستقیم پر چلائے۔ اور تم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ اور تم اس کے اسی طرح پیارے بن جاؤ۔ جس طرح کہ بچے اپنے باپ کو پیارے ہوتے ہیں۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کروگے۔ تو تمہاری تعداد آہستہ آہستہ بڑھ جائے گی۔ اور تم اس دنیا پر غالب آجاؤ گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

تمہارا ایک ایک صنعتی ملک ہے۔ گو یہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ تاہم یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ لیکن اگر تم خدا تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کروگے تو بڑے ملک بھی تم پر رشک کرنے لگیں گے۔ اور خدا تعالیٰ تمہیں ہمیشہ کے لئے زیادہ سے زیادہ شان و شوکت عطا فرمائے گا۔"

کلام سیّد الانامؐ

(۱) حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نرمی اختیار کرنے سے محروم کیا گیا وہ دراصل تمام بھلائیوں سے محروم ہے۔ (مسلم)

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ بیٹا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کر۔ یہ امر تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے بابرکت ہوگا۔ (ترمذی)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی رپورٹ

ہیگ ہالینڈ (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی حسب ذیل رپورٹ ہیگ سے بذریعہ ڈاک ارسال فرمائی ہے۔ یہ رپورٹ ۲۰ 6/55 تک کی ہے۔

۱۰؍جون کو حضور مع قافلہ زیورچ سے یورپ کی سیر اور اپنے مشنوں کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ پہلے وینس (اٹلی) گئے وہاں سے آئنزبروک آسٹریا اور وہاں سے نیورنبرگ جرمنی اور پھر وہاں سے براستہ بادگوڈبرگ ۱۸؍جون کی شام کو حضور ہیگ تشریف لائے۔ جہاں مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مکرم مولوی ابوبکر ایوب نے مع نو مسلم بھائیوں کے حضور کا استقبال کیا

دوران سفر حضور کی طبیعت عام طور پر خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ صرف اتنے لمبے سفر کی کوفت محسوس کرتے رہے۔ ایک دن وینس اور ایک دن نیورنبرگ کچھ تکلیف حضور کو ہو گئی تھی گھبراہٹ تھی جس کا دل پر اثر تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت جلد بہتر ہو گئی۔

نیورنبرگ میں وہاں کے نو مسلم دوستوں نے بہت اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بھی حضور کے استقبال کے لئے وہاں موجود تھے۔ اور جرمن علاقہ تک حضور کے ہمراہ رہے انتظامی لحاظ سے مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب دوران سفر میں امداد فرماتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حضور کی صحت بقیہ صفحہ ۱

بقیہ صفحہ ۱

سگرا دن ہیگ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہمبرگ سے واپس تشریف لے آئے حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے (الحمد للہ)

ہمبرگ (جرمنی) (تار منجانب مبلغ جرمنی) ۲۰؍جون حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۹؍جون کو ہمبرگ سے واپس تشریف لے گئے۔

۲۷؍جون کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دی گئی جس میں اسلام اور مرکز سلسلہ ربوہ کی ترقی کے متعلق حضور نے ایک مؤثر اور بصیرت افروز تقریر فرمائی — ایک مشہور مستشرق نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ الحمد للہ۔

اس جگہ حضور نے دو ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ دونوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش طور پر ترقی کر رہی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ ہمبرگ میں بھی جلد ایک مسجد تعمیر کی جائے۔

یہاں کے پریس میں حضور کی تشریف آوری کے سلسلے میں متعدد تعریفی مضامین مع تصاویر شائع ہو رہے ہیں۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ہ

خطبہ جمعہ

اگر دنیا قرآن مجید کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرے تو سارے جھگڑے ختم ہو جائیں

خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت اور رحیمیت کی لطیف تشریح

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ رجون ۱۹۵۵ء

(بمقام زیورک)

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے ان دنوں جمعہ کا خطبہ

ایک پرانی خواب

کی بنا پر اس بات پر دینا شروع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھی گورنمنٹ جس کی ہر شخص دنیا میں تعریف کرے۔ اور جو کیپیٹلزم کا بھی مقابلہ کر سکے اور کمیونزم کا بھی مقابلہ کر سکے۔ اس کے گر سورہ فاتحہ میں بتائے ہیں۔ اور یہ مجھے ڈلہوزی کے مقام پر آج سے چودہ پندرہ سال پہلے ایک سیکنڈ میں کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک فرشتہ نے سنایا کہ یہ خدا تعالیٰ نے گر بتائے ہیں۔ جن سے دونوں قسم کی حکومتوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور کلی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ اور وہی گورنمنٹ کامل تعریف کی مستحق ہوگی۔ جو اس تعلیم پر عمل کرے گی اور اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ

خدا تعالیٰ کی حکومت

کن اصولوں پر قائم ہے۔ اور اسی لئے فرمایا کہ الحمد للہ سب تعریفیں۔ سب تعریفوں کے معنے ہیں۔ سب قسم کی تعریفیں اور تمام لوگوں کی تعریفیں۔ تو کل لوگوں کی تعریفیں خواہ وہ اس کے ماننے والے ہوں یا نہ ماننے والے ہوں۔ اور خواہ وہ کسی ملک اور زمانہ کے رہنے والے ہوں اور پھر کسی ایک چیز کی تعریف نہیں۔ بلکہ

ہر قسم کی تعریف

اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے کیوں؟ اس لئے کہ وہ رب العالمین ہے۔ ہر ملک وملت کی ربوبیت کرتا ہے۔ اور ہر مذہب کے ماننے والوں سے نیک سلوک کرتا ہے۔ اگر کوئی گورنمنٹ اس اصول پر چلے۔ یعنی اس کا فائدہ صرف اس کے باشندوں کو نہ پہونچے۔ بلکہ

دوسری قوموں کا بھی وہ خیال رکھے

اور صرف ایک خاص قسم کے گروپ کا خیال نہ رکھے جیسا کہ کمیونزم والے لیبر کا ہی خیال رکھتے ہیں۔ یا جیسے کیپیٹلسٹ کا ہی زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ بلکہ اس کے قوانین اور کوششیں ادنیٰ اقوام اور غریبوں کی پرورش کے لئے بھی ہوں اور انہیں اونچا کرنے والی ہوں۔ اور امیروں کو بھی اپنی طاقت اپنے علم کے مطابق اور اپنے ذرائع کو استعمال کر کے فائدہ اٹھانے کے مطابق ہوں۔ تو ایسی ہستی کی سارے تعریف کرتے ہیں۔ اس کی تعریف مزدور طبقہ بھی کرے گا کہ وہ اس کا بھی فائدہ کر رہی ہے۔ اور مالدار طبقہ بھی کرے گا۔ کہ وہ اس کا بھی فائدہ کر رہی ہے۔ جب کوئی حکومت سارے ملکوں کی خدمت کرے گی تو

صرف روس اور امریکہ

ہی اس کی تعریف نہیں کرے گا بلکہ ہندوستان والے بھی کریں گے۔ پاکستان والے بھی کریں گے۔ امریکہ والے بھی کریں گے۔ روس والے بھی کریں گے۔ جرمنی والے بھی کریں گے کیونکہ اس کا فائدہ باہر کے لوگوں کو بھی پہونچے گا آج میں دوسری آیت کو لیتا ہوں یعنے الرحمٰن الرحیم کو۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی تعریف اس لئے ہے۔ کہ وہ رحمان اور رحیم ہوگا۔ وہ ساری قوموں کی تعریف کا مستحق ہوگا۔

رحمٰن کے معنے

قرآن کریم کی رو سے یہ معلوم ہوتے ہیں یعنے اس استعمال کی رو سے جو قرآن کریم نے اس لفظ کا کیا ہے۔ اس کی رو سے یہ معنے ہیں کہ جس نے کوئی نیک کام اور کوئی خدمت نہ کی ہو۔ اس کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے والا۔ اور جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ اسے وہ ذرائع مہیا کر کے دینے والا ہو۔ جن ذرائع کی وجہ سے وہ اعلیٰ ترقی حاصل کر سکے اور

رحیم کے معنے

یہ ہیں کہ ہر شخص جو کام کرتا ہے۔ اس کے کام کا بدلہ متواتر جاری رہے

دنیا میں اس کی مثال پنشن میں ملتی ہے یعنے ایک آدمی نوکری کرتا ہے۔ پھر بیس بائیس چالیس سال کے بعد وہ گورنمنٹ کا کام چھوڑ دیتا ہے۔ تو اس کو پنشن مل جاتی ہے رحیم کا یہی مطلب ہے۔ کہ جب کوئی شخص نیک کام کرتا ہے۔ تو اس کا بدلہ جاری رکھتا ہے۔ بار بار دیتا ہے۔ تو پنشن ایک ادنیٰ مثال ہے قرآن کریم کی رو سے رحیمیت کے معنے پنشن سے بہت زیادہ ہیں۔ کیونکہ پنشن تنخواہ سے آدھی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ وہ گذارہ کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ یا پھر بڑھاپے میں جو امداد دی جاتی ہے۔ وہ بھی گذارہ کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ کہ انسان آرام سے بڑھاپے میں گزارہ کر سکے۔ صرف اتنا ہی ہوتا ہے۔ جو اس کو ملتا ہے۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت

کریں گے۔ یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کریں گے

انہیں جنت ملے گی۔ اور جنت کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولھم فیھا ما یشاءون نیز فرماتا ہے۔ ولکم فیھا ما تدعون جو کچھ ان کے دل میں خواہش پیدا ہوگی یا زبان پر آئے گی۔ وہ انہیں مل جائے گی۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دل میں ایک خواہش پیدا ہوتی ہے۔ لیکن انسان اس کو زبان پر لانے کی جرأت نہیں کرتا وہ سمجھتا ہے کہ یہ بہت بڑا مطالبہ ہے۔ تو باوجود دل میں خواہش ہونے کے چونکہ وہ بیان نہیں کرتا۔ اس لئے وہ پوری نہیں ہوتی۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان منہ سے ایک بات کہتا ہے۔ لیکن دل میں جانتا ہے کہ یہ میرا حق نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے

دونوں معنے بیان فرما دیئے

کہ جنت میں لھم فیھا ما یشاءون بھی ہوگا اور لکم فیھا ما تدعون بھی۔ یعنے جو دل میں خواہش ہوگی۔ وہ بھی پوری ہو جائے گی۔ اور جو منہ سے بیان ہوگی۔ وہ بھی پوری ہو جائے گی۔ پھر ہو سکتا ہے۔ کہ جنت کی ضروریات کا علم انسان کو یہاں نہیں ہوتا۔ انسان وہاں ایسی چیزیں مانگے جو اچھی ہوں۔ اور اس کو مل جائیں گی۔ لیکن وہ ناواقفی میں یہ نہ سمجھتا ہو کہ وہ اس کے بیوی بچوں کے لئے بھی کافی ہوگی یا نہیں۔ تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کوئی مومن جب وہ جنت کا مستحق ہوگا اس کے بیوی بچے اور اولاد اور ساتھی بھی وہیں رکھے جائیں گے۔ گویا نہ صرف اس کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا۔ کہ اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔ بلکہ اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے دوست رشتہ داروں کی ضرورتیں بھی پوری کی جائیں گی۔ اب دیکھو پنشن کا اس کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں پھر فرماتا ہے کہ جنت ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اور پنشن میں تو گورنمنٹ پراویڈنٹ فنڈ کا اندازہ کرتی ہے۔ پھر پنشن مقرر کرتی ہے کہ اگر ہم اس کو پراویڈنٹ فنڈ دیتے تو عام طور پر اتنی عمر میں لوگ مر جایا کرتے ہیں۔ تو اس کا حساب لگا لیا۔ اور اس کا سود لگا کر پیسے دے دیئے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہاں وہ ہمیشہ ہی زندہ رکھے جائیں گے۔ گویا

پنشن دائمی ہوگی

اول پنشن دائمی ہوگی۔ دوم پنشن اس کی سب ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہوگی۔ سوم وہ پنشن ایسی ہوگی۔ کہ اس کی ضرورتوں کو ہی پورا نہ کرے گی بلکہ سارے اہل وعیال کی ضروریات کو پورا کرے گی اگر اولاد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں ہوتی چلی جاتی ہیں۔ تو پنشن والے یہیں گے کہ ہم نے کہاں سے حساب کر کے دینا ہے۔ مگر وہ فرماتا ہے کہ وہ سب بھی اسی مقام پر رکھے جائیں گے۔ وہ ان کو بھی دیئے جائیں گے۔ جنہوں نے خدمت نہیں کی۔ اب

کوئی گورنمنٹ

جو دنیا میں ایسا سلوک کرے اور یہ کام کرے کیا کوئی ہو سکتا ہے۔ جو اس کی مذمت کرے؟ اول تو یہ کہ جن لوگوں کے پاس کچھ نہیں انہیں وہ سامان مہیا کرے جن سے وہ کام چلائیں۔ دوم یہ کہ جب وہ کام کریں تو اس کا بدلہ انہیں بار بار دے۔ پھر کام سے ہٹنے کے بعد بھی بدلہ متواتر ہے۔ پھر وہ بدلہ نہ صرف اس کے لئے بلکہ اس کے رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے بھی کافی ہو۔ اور نہ صرف یہ کہ کافی ہو بلکہ وہ بھی ایسی اچھی جگہ رکھے جائیں جہاں اس کو جو کام کرنے والا ہے رکھا جائے اور پھر یہ حالت دو چار سال کے لئے نہ ہو بلکہ ہمیشہ کے لئے ہو۔

ہمارے خالد فنک جو آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سنایا (چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی سنایا) کہ

ہالینڈ کی گورنمنٹ

اب یہ سوچ رہی ہے کہ ہمارے ہاں اچھی صحت ہونے کی وجہ سے آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور موت کا ریٹ بہت کم ہو گیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو گیا کہ بڈھوں کی تعداد بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اور بڑھاپا کی پنشن جو گورنمنٹ دیتی تھی وہ اب ناقابل برداشت ہو رہی ہے۔ تو وہ یہ سوچ رہے ہیں کہ اس کو اڑا دیا جائے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا بڈھوں کو مار ڈالیں۔ یا ملک سے نکال دیں۔ تو گویا جو چیزیں ترقی کا باعث سمجھی جاتی تھیں وہی ان لوگوں کی تباہی کا موجب ہو گئیں۔ پہلے ان کی

ترقی کا موجب

یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ برتھ ریٹ بڑھایا جائے اور موت

(باقی صفحہ ۔۔۔)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالات سفر

از مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

(۳)

انتیس تاریخ صبح ۸ بجے مکرم چوہدری صاحب آنریبل جناب ملک صاحب کو ملنے گئے۔ وہاں سے واپس آکر نو بجے کے قریب حضور معہ قیملی کے مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ ایک پُرفضا مقام جو یہاں سے چالیس کلیو میٹر ہے دیکھنے گئے اس جگہ کا نام شاف ہازن Shaufhausen ہے اور یہاں سے دو میل پر دریائے رہائن ایک آبشار کی شکل میں گرتا ہے۔ اس جگہ کو رہائن فال Rheinfall کہتے ہیں۔ یہ جگہ بہت ہی خوبصورت ہے دریا کے اس طرف کنارے پر ایک پرانے قلعہ میں آجکل ہوٹل ہے گزر کر حضور نے آبشار کا نظارہ دیکھا۔ خاکسار اور مرزا مبارک احمد صاحب نیچے گئے۔ تاکہ دریا کی سطح سے کچھ تصاویر لیں۔ تھوڑی دیر بعد ہم اوپر آئے تو دیکھا کہ حضور کار میں بیٹھ کر دوسری طرف سے آبشار کا نظارہ دیکھنے مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ تشریف لے گئے ہیں۔ اور مکرم باجوہ صاحب ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم دوسری کار میں بیٹھ کر دوسری طرف گئے مگر پتہ لگا کہ حضور وہاں سے تشریف لے جا چکے ہیں چنانچہ ہم پہلی جگہ پھر واپس آتے اور ہوٹل سے زیورک مکان پر فون کیا۔ تو معلوم ہوا کہ حضور واپس گھر تشریف لے گئے ہیں۔ اس پر ہم لوگ بھی واپس گھر آگئے۔ نماز ظہر و عصر حضور نے احباب کے ساتھ ادا کی۔ اور کچھ دیر تشریف فرما رہے ساڑھے پانچ بجے حضور معہ مکرم چوہدری صاحب مرزا مبارک احمد صاحب۔ خاکسار اور شیخ ناصر احمد صاحب ہز ایکسی لینسی ملک غلام محمد صاحب گورنر جنرل کی طبیعت پوچھنے ان کے کلینک میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر حضور واپس تشریف لائے۔ مکرم چوہدری صاحب نے شام کا کھانا حضور کے ساتھ کھایا اور دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

تیس تاریخ صبح حضور نے جنیوا تشریف لے جانا تھا۔ چنانچہ ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ہم لوگ روانہ ہوئے۔ حضور کے ہمراہ گھر کی سب مستورات مرزا مبارک احمد صاحب مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب۔ خاکسار اور مکرم چوہدری صاحب بھی شہر لوزرن Schwyz تک ساتھ گئے۔ یہاں سے روانہ ہوتے وقت حضور کی کار میں مکرم چوہدری صاحب۔ مرزا مبارک احمد صاحب (جو کار چلا رہے تھے) اور سیدہ ام متین تھیں باقی سب دوسری کار یعنی Mercedes میں تھے۔

زیورک سے لوزرن تک کا راستہ پہاڑوں میں سے ہو کر جاتا ہے۔ راستہ میں ایک جھیل بھی آئی جس کا نام زوگ Zug ہے۔ بہت خوبصورت جھیل ہے۔ لوزرن Luzern بھی جھیل لوزرن کے کنارے واقعہ ہے۔ یہ جھیل بھی بہت خوبصورت ہے اور بڑی ہے۔ اس کی شاخیں پہاڑوں میں پھیلتی ہیں۔ شہر لوزرن خوبصورت شہر ہے یہاں سے مکرم چوہدری صاحب واپس ہوئے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کار میں لوزرن تک ساتھ گئے۔ اور ان کے ساتھ ہی مکرم چوہدری صاحب واپس ہوئے۔ لوزرن سے حضور والی کار میں خاکسار واپس آگیا۔ اور مرزا مبارک احمد صاحب کی جگہ مسٹر فالڈننگ (جو ڈرائیور ہیں اور ہالینڈ سے آئے ہیں بہت مخلص احمدی ہیں) نے کار چلانی شروع کی۔ یہاں سے ہم لوگ ایک شہر Sarnen زارنن پہنچے۔ جہاں ایک چھوٹی سی خوبصورت جھیل ہے۔ جھیل کے کنارے ایک ہوٹل میں حضور نے اور ساتھیوں نے چائے پی۔ پھر آگے روانہ ہوئے۔ ایک بجے کے قریب ہم لوگ Interlaken پہنچے۔ یہ جگہ بہت خوبصورت مقام پر واقع ہے۔ دونوں طرف اونچے اونچے پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ جن میں سے بہت سی آبشاریں نیچے جھیل میں گرتی ہیں۔ اس شہر یعنی انٹرلاکن کے دائیں بائیں دو بہت بڑی جھیلیں ہیں جن کا پانی بے حد شفاف اور گہرے سبزی مائل نیلے رنگ کا ہے۔ انٹرلاکن میں حضور نے دو گھنٹے قیام فرمایا۔ اور ہوٹل انٹرلاکن میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ اور ایک دکان سے کچھ سامان بھی خرید فرمایا۔ تین بجے ہم لوگ یہاں سے روانہ ہوئے۔ ہماری کار پہلے تو جھیل کے کنارے کنارے چلتی رہی۔ پھر جھیل کو چھوڑ کر ایک وادی میں سے ندی کے کنارے سڑک پر چلتی رہی۔ دونوں طرف برفانی پہاڑ کا بہت دلکش منظر تھا۔ جس کو حضور نے بہت پسند فرمایا۔ چار بجے کے قریب سڑک پر کاریں کھڑی کر کے حضور نے نماز ظہر و عصر با جماعت ادا فرمائی۔ اور ہم لوگ آگے روانہ ہوئے یہاں سے ہم نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا شروع کیا۔ اور تھوڑی دیر میں ہم ایک درہ میں تھے۔ جس کا نام Jaun یا ڈون ہے درہ میں ابھی تک کچھ برف موجود تھی۔ اس درہ سے گذر کر پھر ہم نے نیچے اترنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ ہم پھر وادی میں آگئے اس وادی سے آگے جنیوا کو دو راستے تھے۔ ہماری کار آگے تھی۔ دوسری کار کے ڈرائیور کو یہ ہدایت دی تھی۔ کہ چونکہ دیر ہو چکی ہے لہٰذا چھوٹے راستہ سے جانا ہے۔ مگر وہ یہ بات نہ سمجھا۔ اور جب ہم اس دوراہے سے آگے نکل کر دوسری کار کے انتظار میں ٹھہرے۔ تو میں نے دیکھا کہ ہماری دوسری کار دوسری کار دوسرے راستہ سے جا رہی ہے۔ چنانچہ ہم نے فوراً اپنی کار موڑ کر اس کے پیچھے کر دی۔ مگر بوجہ اس کے کہ پانچ چھ منٹ کا وقفہ ہو گیا وہ کار ہم سے زیادہ آگے نکل گئی۔ ہم اس کو پانے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر ناکام رہے اور اس وجہ سے حضور کو گھبراہٹ شروع ہو گئی۔ ہم لوگ دوسری کار کے پیچھے تیزی سے جاتے رہے۔ حتیٰ کہ جھیل جنیوا کا کنارا آگیا۔ جہاں شہر ویوے Vevey آباد ہے۔ یہاں سے ہم جھیل کے کنارے چلتے چلتے شہر لاسین Lausanne پہنچے اور پھر اس شہر سے جنیوا کا رخ کیا کے لئے روا ہماری کار بہت تیزی سے جا رہی تھی مگر دوسری کار ہمیں نہ مل سکی۔ اور اس کی وجہ سے حضور کی طبیعت اور بھی زیادہ پریشان ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہم جنیوا پہنچے۔ اور سیدھے ہوٹل میں گئے۔ (یہ وہی ہوٹل ہے جس میں پہلی دفعہ حضور نے قیام فرمایا تھا۔ اور اس کا نام (Hotel Del Eca) ہوٹل کے Hall porter نے بتایا کہ باجوہ صاحب کا ٹیلیفون Lausanne سے آیا ہے کہ وہ ہم سے بچھڑ گئے تھے۔ اور اب سیدھے جنیوا آ رہے ہیں۔ اس طرح دوسری کار کے علیحدہ ہو جانے سے حضور کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور بے چینی بڑھ گئی تھی۔ لہٰذا ہوٹل میں ایک مقامی ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اس نے دیکھ کر کہا کہ باقی سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر گھبراہٹ کی وجہ سے نبض تیز ہے۔ ۹ بجے کے قریب دوسری کار بھی آگئی اور حضور کا فکر دور ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اکتیس تاریخ صبح حضور ماہر ہومیوپیتھ ڈاکٹر Dr. P. Smialdi کو دکھانے تشریف لے گئے۔ اس ڈاکٹر نے تقریباً دو گھنٹے حضور کا معائنہ کیا۔ پھر حضور ہوٹل واپس تشریف لے آئے۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی رہا۔ چار بجے میں ہومیوپیتھ ڈاکٹر سے جا کر حضور کی دوا اللہ تعالیٰ لے کر آیا۔ (باقی)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۰ جون۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز کسوف پونے آٹھ بجے صبح مسجد مبارک میں پڑھائی جو پون گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔ بعد نماز آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ کی تشریح اور حکمت و فلسفہ بیان کیا جو حضورؐ نے نماز کسوف کے بعد ارشاد فرمایا تھا۔

قادیان۔ ۲۹ جون۔ بعدالت جناب سردار جتاب سنگھ صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین مقدمہ واگذاری جائداد صدر انجمن پیش تھا۔ اس میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ پیش ہوئے۔

قادیان یکم جولائی محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالرزاق صاحب تاجر سکندر آباد کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ جن کا نکاح قریب ہی مکرم شیر احمد خاں سے ہوا تھا۔ موصوفہ کی والدہ محترمہ اس تقریب کے لئے اپنے بچوں بمعیت دکن سے آئے ہوئے ہیں۔ جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اس موقعہ پر مسجد مبارک میں دعا کرائی جس سے قبل بتایا کہ شیر احمد خاں صاحب ایک بزرگ سید احمد نور صاحب کابلی کے نواسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر حضرت سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے سنگسار ہونے کے بعد ان کی نعش وہاں سے نکال کر دفن پہنچائی تھی۔ احباب اس تعلق کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

۵ جولائی محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کو درد نقرس سے کافی آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

زائرین مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے۔ (۱) ۱۷ جون ڈلہوزی سے اہلیہ صاحبہ محمد صادق صاحب ننگلی قادیان (۲) ۲۵ جون۔ لاہور چھاؤنی سے محمد انور خاں صاحب (ہمشیرزاد مکرم شیخ عبدالحمید صاحب) مع اہلیہ محترمہ (۳) ۲۶ جون راولپنڈی سے مولوی نذیر احمد صاحب (ہمشیرزاد حاجی محمد دین صاحب تہالوی) (۴) ۲۸ جون۔ ربوہ سے عبدالرشید صاحب (پسر ستری عبدالغفور صاحب) اور لاہور سے ناصر احمد صاحب ولد نور محمد صاحب (۵) ۲۹ جون ربوہ سے منشی عزیز احمد صاحب (ولد بابا سلطان احمد صاحب) و مولوی نذیر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ (برادر بشیر احمد صاحب حیدرآبادی طالب علم) (۶) ۳۰ جون۔ ربوہ سے میاں نظام الدین صاحب (والد غلام حسین صاحب)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:۔
(۱) ۱۱ جون مولوی فضل دین صاحب (۲) ۲۸ جون نذیر احمد صاحب (۳) ۲۹ جون محمد انور خاں صاحب مع اہلیہ صاحبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود!

۳۰ جون ۱۹۵۵ء تک سَو فیصدی وعدہ جات ادا کرنیوالے مجاہدین

تحریک جدید دفتر اوّل سال ۲۱ و دفتر دوم سال ۱۱ کے جن مجاہدین کے وعدہ جات ۳۱ مارچ تک ادا ہو چکے ہیں اُن کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں بغرض دُعا پیش کئے گئے جن پر حضور نے بعد ملاحظہ ارشاد فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے"

اَب ۳۰ جون ۱۹۵۵ء تک جن مُجاہدین نے اپنے وعدہ جات سَو فیصدی ادا کئے ہیں اُن کے نام بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بغرض دُعا پیش کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ سب دوستوں کی قربانی قبول فرماوے۔ اور انہیں مزید خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین ثم آمین!

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال میں سے ساتواں مہینہ گذر چکا ہے مگر وصولی چندہ کی رفتار غیر تسلّی بخش ہے۔ بے شک اکثر دوستوں نے سال کے آخر پر اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کا تحریر کیا ہے لیکن سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مالی مشکلات اِس اَمر کی متقاضی ہیں کہ مجاہدین اپنے وعدہ جات جلد از جلد ادا فرمادیں۔ اور استبقوا الخیرات کا عملی نمونہ پیش کریں۔

اُمید ہے کہ احبابِ جماعت کوشش کر کے جلد اپنے اپنے وعدہ جات کی سَو فیصدی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے:

والسّلام۔ خاکسار قریشی عطاء الرحمٰن وکیل المال تحریک جدید قادیان

۳۰ جون ۱۹۵۵ء تک سَو فیصدی وعدہ ادا کرنیوالے احباب کی فہرست
دفتر اوّل سال اکیس ۲۱

نمبر شمار	نام		رقم
۱	مکرم صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب	قادیان	۳۰۲/۸
۲	سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ	"	-/۵۰
۳	امیر احمد صاحب مؤذن	"	-/۵
۴	ممتاز احمد صاحب ہاشمی	"	۶/۲
۵	مولوی عبد الواحد صاحب	"	۱۰/۱۳
۶	بھائی شیر محمد صاحب	"	۱۱/۱
۷	سراج الدین صاحب مؤذن	"	۳/۴/۷
۸	اہلیہ صاحبہ سراجدین صاحب مؤذن	"	۳/۲/۵
۹	قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	"	۶/۴
۱۰	اہلیہ صاحبہ قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	"	۶/۴
۱۱	والدہ صاحبہ " "	"	۶/۴
۱۲	والد صاحب " "	"	۶/۴
۱۳	بہادر خان صاحب	"	-/۵
۱۴	قریشی فضل حق صاحب	"	۵/۲
۱۵	بابا محمد الدین صاحب	"	۸/۲
۱۶	چوہدری محمد طفیل صاحب	قادیان	-/۹
۱۷	مولوی شریف احمد صاحب امینی		-/
۱۸	حافظ صدر الدین صاحب	قادیان	۴/
۱۹	عبد الرحیم صاحب سندھی	"	-/
۲۰	مولوی خورشید احمد صاحب	"	۱۲/
۲۱	عبد الاحد خان صاحب	"	-/
۲۲	عبد القادر صاحب اعوان	"	۲/
۲۳	حاجی فضل احمد صاحب	"	۲/
۲۴	فضل الٰہی خانصاحب معہ اہلیہ صاحبہ	"	۳/
۲۵	بابا بھاگ صاحب قادیانی	"	۵/
۲۶	مستری محمد حسین صاحب	"	۸/
۲۷	محمد احمد صاحب نسیم	"	-/
۲۸	چوہدری سلطان احمد صاحب	"	۱۰/
۲۹	افتخار احمد صاحب اشرف	"	-/
۳۰	مستری محمد الدین صاحب	"	۸/
۳۱	مولوی حیدر علی صاحب	حیدر آباد	۱/
۳۲	اہلیہ صاحبہ " "	"	۱/
۳۳	امۃ السلام صاحبہ دختر "	"	۱/
۳۴	محمد اسمٰعیل صاحب غوری	یادگیر	۸/

نمبر	نام	مقام	رقم
۳۵	اے سلیمان صاحب پینگاڈی		۶۴/
۳۶	کے پی حلیمہ صاحبہ	″	۶/۴
۳۷	کے پی محمد کنی صاحب	″	۶/۵
۳۸	چوہدری بشیر احمد صاحب بجوپورہ		۵/-
۳۹	سید یعقوب الرحمن صاحب سونگرہ		۳۴۰/-
۴۰	محمد علی شاہ صاحب بھدرک		۸/-
۴۱	کالے خاں صاحب سری پار		۵۱/-
۴۲	امیر علی صاحب منگلور		۱۶۱/-
۴۳	اہلیہ صاحبہ ″ ″		۱۲۱/-
۴۴	سید محمد یونس صاحب سرو		۶/۸
۴۵	مولوی برکات احمد صاحب	قادیان	۶۵/-
۴۶	شیخ غلام جیلانی صاحب	″	۲۵۳/-
۴۷	بہادر خان صاحب از آنحضرت صلعم	″	۵/-
۴۸	″		
۴۹	مولوی محمد عبداللہ صاحب ملتانی	″	۱۳/-
۵۰	مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ	″	۳۱/-
۵۱	فخرالدین صاحب مالاباری	″	۱۳/-
۵۲	محمد عثمان صاحب حیدرآباد		۱۲/-
۵۳	″ ″ کی اہلیہ صاحبہ حیدرآباد		۱۲/-
۵۴	محمد عبدالسلام صاحب	″	۱۰۱/۱
۵۵	غلام حسین خاں صاحب	″	۵/۵
۵۶	سید منظور احمد صاحب	″	۳۷/۸
۵۷	زیب النساء بیگم صاحبہ	″	۳۷/۸
۵۸	اہلیہ محمد امام غوری صاحب	″	۴۰/-
۵۹	والدہ صاحبہ ″ ″	″	۱۵/-
۶۰	سید عبدالباری صاحب اورنگ آباد حیدرآباد دکن		۸/-
۶۱	قمرالنساء بیگم صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب	″	۱۵/-
۶۲	سید حسین صاحب ذوقی	″	۶/۴
۶۳	بشیرالدین صاحب سکندر آباد		۶/-
۶۴	امۃ الحی صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر		۵۳/۱۴
۶۵	بابو محمد رفیق صاحب مدراس		۱۱۳/-
۶۶	″ ″ ″ کی اہلیہ صاحبہ مدراس		۵۸/-
۶۷	امام علی صاحب اودے پور کٹیا		۱۶/-
۶۸	سید وزارت حسین صاحب اورین مونگیر		۷۵/-
۶۹	″ ″ ″ کی اہلیہ صاحبہ	″	۲۵/-
۷۰	ایم عبدالکریم صاحب شموگہ		۱۰۳/-
۷۱	ڈاکٹر محمد امام صاحب بنگلور		۲۰/-

ذیل کے احباب کی طرف سے بلا وعدہ رقوم موصول ہوئی ہیں

نمبر	نام	رقم
۷۲	بابو محمد یوسف صاحب سرینگر	۵/-
۷۳	عبدالحلیم صاحب دیودرگ	۵/-
۷۴	مہرالنساء بیگم صاحبہ ڈبروگڑھ	۴۳/-

۳۰ر جون ۱۹۵۵ء تک سو فیصدی وعدہ ادا کرنیوالے احباب کی فہرست

دفتر دوم سال یازدہم

نمبر شمار	نام	مقام	رقم
۱	صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بنت صاحبزادہ میرزا وسیم احمد صاحب	قادیان	۱۵/-
۲	شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی	قادیان	۵/-
۳	خواجہ دین محمد صاحب	″	۵/۸
۴	خواجہ عبدالستار صاحب	″	۱۰/-
۵	برکت علی ابن جمیل احمد صاحب امروہی		۵/۲
۶	اہلیہ فضل الرحمن صاحب	″	۵/۱۲
۷	میاں اللہ بخش صاحب	″	۱۰/۸
۸	میاں شیخ احمد صاحب	″	۵/۱۰
۹	بھاگ صاحب امرتسری	″	۵/۴
۱۰	والدہ صاحبہ ″	″	۵/-
۱۱	بابا عطاء محمد صاحب	″	۶/۱
۱۲	″ جان محمد صاحب	″	۸/۸
۱۳	″ فضل احمد صاحب	″	۸/۳
۱۴	اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب	″	۵/۲
۱۵	نذیر احمد صاحب ننگلی	″	۵/۷
۱۶	مستری عبدالغفور صاحب	″	۵/۹
۱۷	احمد حسین صاحب ٹیلر	″	۱۱/۱۴
۱۸	بابا کرم الٰہی صاحب	″	۵/۱۰
۱۹	بابا محمد اسمٰعیل صاحب کارکن	″	۱۵/۱۰
۲۰	چوہدری محمود احمد صاحب مبشر	″	۵/-
۲۱	مولوی سراج الحق صاحب	″	۵/۴
۲۲	″ عطاء اللہ صاحب	″	۷/۸
۲۳	بابا اللہ دتا صاحب	″	۵/۳/۶
۲۴	ملک خیرالدین صاحب	″	۵/۱۰
۲۵	منظور احمد صاحب گھنوکے	″	۷/۹/
۲۶	بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں		۵/۶
۲۷	سکندر خان صاحب	″	۹/۵
۲۸	غلام قادر صاحب	″	۵/۱۲
۲۹	اہلیہ صاحبہ ″		۵/۶
۳۰	ملک رشیدالدین صاحب	″	۲/-
۳۱	اہلیہ صاحبہ مستری محمد دین صاحب	″	۵/۱۲
۳۲	بچگان مستری محمد الدین صاحب	قادیان	۶/۳
۳۳	صوفی علی محمد معذور	″	۱۵/۲
۳۴	منشی محمد سلطان صاحب کاتب (خوشنویس بدر)	″	۹/۸
۳۵	چوہدری عبدالحق صاحب	″	۱۳/۸
۳۶	″ ″ ″ کی اہلیہ صاحبہ	″	۵/۵
۳۷	سید منظور احمد صاحب فاضل	″	۵۰/-
۳۸	ولی محمد صاحب گجراتی		۲۶/۱۱
۳۹	″ ″ ″ کی اہلیہ صاحبہ	″	۵/۲
۴۰	عبدالرحیم صاحب افغان	″	۵/۸
۴۱	محمد دین صاحب کارکن لنگرخانہ	″	۱۰/۱۱
۴۲	″ ″ کی اہلیہ صاحبہ	″	۵/۱
۴۳	عبدالغفور صاحب	″	۶/-
۴۴	″ ″ کی اہلیہ صاحبہ	″	۵/۲
۴۵	محمد شریف صاحب گجراتی		۲۵/۱
۴۶	″ ″ ″ کی اہلیہ صاحبہ و بچگان		۵/۱۱
۴۷	اہلیہ محمد عبدالسلام صاحب حیدرآباد		۷/۹
۴۸	بشیر احمد ابن ″ ″		۷/۹
۴۹	عبدالباسط صاحب ″		۵/-

نمبر	نام	مقام	رقم
۵۰	زبیدہ بیگم صاحبہ دختر اکبر حسین صاحب حیدرآباد		۱۰/-
۵۱	مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد علی صاحب ،،		۵/-
۵۲	محمد عبدالعزیز صاحب اوڈکوری ،،		۱۱/۸
۵۳	محمد عبداللطیف ابن ،، ،، ،،		۱۶/-
۵۴	اہلیہ صاحبہ ،، ،، ،،		۱۱/-
۵۵	عبدالمجید صاحب ابن ،، ،،		۵/۸
۵۶	نصرت جہاں دختر ،، ،،		۵/۸
۵۷	محمد عبدالسلام صاحب		۵/۸
۵۸	اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب لاٹھ		۵/۱
۵۹	عبدالستار صاحب ،،		۵/۱
۶۰	اہلیہ صاحبہ ،، ،،		۵/-
۶۱	بچگان کالے خاں صاحب سری بار		۴/۱۴
۶۲	عجب لال خاں صاحب کیرنگ		۵/۸
۶۳	دلاور خاں صاحب ،،		۵/-
۶۴	شیخ مصائب خاں صاحب کیرنگ		۵/-
۶۵	زینب بی بی اہلیہ ایس ایم یوسف صاحب بمبئی		۵/۸
۶۶	شیخ نورالدین صاحب بھدرک		۱/-
۶۷	بچگان صدیق امیر علی صاحب منگلور		۳۰/-
۶۸	ٹی عبدالقادر صاحب ،،		۸/۸
۶۹	،، ،، ،، کی اہلیہ صاحبہ ،،		۵/۴
۷۰	،، ،، ،، کے بچگان ،،		۵/۸
۷۱	ٹی عائشہ صاحبہ پیانگاڈی		۷/-
۷۲	بی آمینہ صاحبہ ،،		۷/-
۷۳	ٹے ر ی ٹکنی عائشہ صاحبہ ،،		۵/-
۷۴	بی حلیمہ صاحبہ ،،		۵/۱
۷۵	بی صفیہ صاحبہ ،،		۵/-
۷۶	بی جنز بچہ صاحبہ ،،		۹/۴
۷۷	پی پی مریم صاحبہ ،،		۷/۴
۷۸	پی فاطمہ صاحبہ ،،		۷/-
۷۹	مستری غلام رسول صاحب چنبہ		۵/-
۸۰	برکات احمد صاحب کورل آسنور		۵/-
۸۱	عبدالاحد صاحب وانی ،،		۵/۸
۸۲	اکبر عالم لاڑجی صاحب یادگیر		۵/-
۸۳	محمد صابر کاتب ...... ،،		۵/۱
۸۴	عائشہ صدیقہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر		۶/-
۸۵	سید شہاب احمد صاحب آڑہ		۴/-
۸۶	نورالدین صاحب ننگرگاہ		۵/-
۸۷	محمد جلیل صاحب بٹ باڑی پورہ		۵/۴
۸۸	خواجہ عبدالغنی صاحب بانڈی پورہ		۵/-
۸۹	سعیدہ میمونہ بیگم اہلیہ محمد امام صاحب بنگلور		۵/۴
۹۰	بچگان ،، ،، ،،		۵/۴
۹۱	ٹے این لے حافظ صاحب ستنان کولم		۲/-
۹۲	اہلیہ مستری ہدایت اللہ صاحب	قادیان	۹/۱۲
۹۳	محمد یوسف صاحب زیروی	،،	۶/۶
۹۴	اہلیہ مستری محمد حسین صاحب	،،	۵/۱۲
۹۵	اہلیہ جمیل احمد صاحب امروہی	،،	۸/۸
۹۶	والدہ صاحبہ اہلیہ مستری ہدایت اللہ صاحب	،،	۵/۱۲
۹۷	دختر مستری ہدایت اللہ صاحب	،،	۵/۱۲

نمبر	نام	مقام	رقم
۹۸	امۃ العزیز اختر صاحبہ بنت قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	قادیان	۵/۱
۹۹	مطیع الرحمٰن صاحب حبیب ابن قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	،،	۵/۱
۱۰۰	اہلیہ محمد عزیز صاحب گجراتی	،،	۷/۴
۱۰۱	مستری محمد اسمٰعیل صاحب	،،	۵/۱/۹
۱۰۲	اہلیہ احمد حسین صاحب ٹیلر	،،	۵/۱
۱۰۳	حافظ اللہ دین صاحب	،،	۱۴/۱۴
۱۰۴	منظور احمد صاحب	،،	۶/۴
۱۰۵	فتح محمد اکرم دیہاتی مبلغ	،،	۶/۱۲
۱۰۶	،، ،، کی اہلیہ صاحبہ	،،	۵/۲
۱۰۷	عبدالرشید صاحب سنیار	،،	۶/۱۰
۱۰۸	شیخ محمد ابراہیم صاحب	،،	۱۶/۷
۱۰۹	فضل الٰہی صاحب گجراتی	،،	۵/۲
۱۱۰	مرزا بشیر احمد صاحب	،،	۱۰/۲
۱۱۱	،، ،، ،، کی اہلیہ صاحبہ	،،	۵/۲
۱۱۲	اہلیہ بابا نور احمد صاحب	،،	۵/۲
۱۱۳	عبدالسلام صاحب	،،	۵/۱
۱۱۴	بشیر احمد صاحب کمہار	،،	۲۹/۹
۱۱۵	،، ،، ،، کی والدہ صاحبہ	،،	۱۲/۱
۱۱۶	اہلیہ صاحبہ ،،	،،	۶/۱
۱۱۷	شیخ محبوب احمد صاحب حیدرآباد		۵/۷
۱۱۸	شیخ ظفر احمد صاحب ،،		۵/۶
۱۱۹	محمود حسین صاحب ابن سید مصطفیٰ حسین صاحب حیدرآباد		۲۰/-
۱۲۰	لطیف اللہ دین صاحب سکندرآباد		۱۰/۴
۱۲۱	قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ		۵/۴
۱۲۲	منشی عبدالحفیظ صاحب کرھل		۵/۸
۱۲۳	اہلیہ صاحبہ ،، ،،		۵/۸
۱۲۴	نعیمہ خاتون صاحبہ بھاگل پور		۸/۴
۱۲۵	صالحہ خاتون اہلیہ فریدالحسن صاحب بھاگل پور		۱۰/-
۱۲۶	جمیلہ خانم بنت ڈاکٹر فیاض صاحب ،،		۱۱/۸
۱۲۷	عزیزہ خانم ،، ،، ،،		۵/۶
۱۲۸	بچگان سید وزارت حسین صاحب اورین		۴/-
۱۲۹	محمد نصیرالدین صاحب کیرنگ		۵/-
۱۳۰	عبدالمطلب صاحب ،،		۵/-
۱۳۱	سراج محمد صاحب ،،		۵/۱
۱۳۲	پاٹو بی بی صاحبہ ،،		۵/-
۱۳۳	مولوی حسین خاں صاحب ،،		۵/-
۱۳۴	اہلیہ کرم خاں صاحب ،،		۵/-
۱۳۵	نورالدین صاحب ننگرگڑھ		۵/-
۱۳۶	ولی محمد صاحب شیخ شعبان صاحب آسنور		۵/-
۱۳۷	محمد عبداللہ صاحب بٹ رشی نگر		۱۰/-
۱۳۸	اہلیہ ماسٹر غلام محمد صاحب شوپیاں		۵/-
۱۳۹	محمد رمضان صاحب بٹ باڑی پورہ		۵/۲
۱۴۰	ولی محمد صاحب بٹ ،،		۵/۶
۱۴۱	بشیر احمد خاں ولد رحمت اللہ خاں صاحب چک امیر چھ		۵/-
۱۴۲	اہلیہ صاحبہ اسداللہ صاحب جو صاحب بانڈی پورہ		۵/-
۱۴۳	کے سی محمد صاحب کینانور		۵/۲
۱۴۴	رضیہ بیگم بنت محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ		۵/-
۱۴۵	یونس احمد صاحب صاحب اسلم	قادیان	۵/۱۴

نمبر	نام	مقام	رقم
۱۴۶	منشی عبدالرحیم صاحب فانی	قادیان	۵/۵
۱۴۷	خلیل الرحمٰن صاحب	"	۱۱/-
۱۴۸	غلام احمد صاحب سٹھیالی	"	۵۱/۹
۱۴۹	بی بی خدیجہ صاحبہ	پینا نگاڈی	۶/۱۳
۱۵۰	نعمت اللہ صاحب غوری	یادگیر	۹/-
۱۵۱	امۃ السلیم صاحبہ	یادگیر	۹/۷
۱۵۲	اہلیہ و بچگان رشید احمد صاحب	یادگیر	۱۵/۸
۱۵۳	اہلیہ بہادر خاں صاحب	قادیان	۵/-
۱۵۴	ملک عبدالرشید صاحب گجراتی	قادیان	۵/-

ذیل کے دوستوں کی طرف سے بلا وعدہ رقوم موصول ہوئی ہیں

نمبر	نام	مقام	رقم
۱۵۵	مولوی مبارک علی صاحب مبلغ	ہبلی	۲۵/-
۱۵۶	خلیق احمد صاحب	بریلی	۵/-
۱۵۷	اہلیہ صاحبہ	" "	۵/-
۱۵۸	والدہ عبدالباری صاحب	سلواہ کشمیر	۵/-
۱۵۹	احمد نائیکہ صاحب	ہاجی پورہ	۵/-
۱۶۰	محمد عبدالرحیم صاحب	دیودرگ	۵/-
۱۶۱	سید شاہ عالم صاحب	"	۵/-
۱۶۲	عبدالرحمٰن صاحب	"	۵/-
۱۶۳	رضیہ سلطانہ صاحبہ	کلکتہ	۱۲/-
۱۶۴	یوسف علی صاحب	ادرمے پوکٹیا	۱/-
۱۶۵	قریشی محمد صادق صاحب	شاہجہانپور	۵/-
۱۶۶	حاجی عبدالقدوس صاحب	"	۵۰/-
۱۶۷	بشیر الدین صاحب	"	۸/۸
۱۶۸	محمد حمید صاحب	کانپور	۱۵/-
۱۶۹	اہلیہ صاحبہ حاجی محمد ابراہیم صاحب	کانپور	۱۵/-
۱۷۰	محمد نقی صاحب	موہا	۲۰/-
۱۷۱	عبدالرزاق صاحب	گونڈہ	۸/-
۱۷۲	منشی عبداللطیف صاحب	سردلا رنگر	۱۰/-
۱۷۳	میرزا آدم علی بیگ صاحب	نیا گڑھ	۵/-
۱۷۴	سید محی الدین صاحب وکیل	رانچی	۵۰/-
۱۷۵	لطیف النساء اہلیہ ... صاحب	سونگڑہ	۶/-
۱۷۶	خدام احمدیہ	"	۵/-
۱۷۷	ماسٹر قمر علی احمد صاحب	سمبل پور	۱۰/-
۱۷۸	مولوی محمد احمد صاحب	"	۸/-
۱۷۹	مصائب خاں صاحب	نرگاؤں سمبل پور	۵/۲
۱۸۰	حوا بی بی صاحبہ	"	۵/۲
۱۸۱	جوگی خاں صاحب	چادیا گنج	۵/-
۱۸۲	میرزا شیر علی بیگ صاحب	مانگا گوڈر	۱۰/-
۱۸۳	انسٹھو محمد صاحب	کرڑاپلی	۵/۴
۱۸۴	ٹی ایم علی کویا صاحب	پینا نگاڈی	۲۷/-
۱۸۵	شریفہ بیگم صاحبہ	"	۵/۸
۱۸۶	بی محمد کویا صاحب	"	۶/-
۱۸۷	پی کے رضیہ بائی صاحبہ	"	۵/۷/۳
۱۸۸	ایم محی الدین کویا	"	۱۲/۹
۱۸۹	ایم علی حسین صاحب	"	۵/-
۱۹۰	اے عثمان صاحب	"	۱۲/-
۱۹۱	وی پی عبدالغنی صاحب	کوڈالی	۸/-
۱۹۲	آئی محمد کنجو صاحب	کروناگاپلی	۲۷/۵/۳
۱۹۳	ایم محی الدین صاحب	"	۱۲/۵/۲
۱۹۴	ایم علی کنجو صاحب	"	۱۱/۱۲
۱۹۵	ایم کے شاہ الحمید صاحب	"	۵/۱
۱۹۶	شریفہ بی بی صاحبہ	کروناگاپلی	۸/۷
۱۹۷	مستری عبدالرحمٰن صاحب	سرینگر	۵/-
۱۹۸	اہلیہ صاحبہ	"	۵/-
۱۹۹	زینب بیگم اہلیہ سلیمان صاحب	"	۵/-
۲۰۰	بی ایس احمد صاحب	مرکرہ	۳۲/-
۲۰۱	غلام حیدر صاحب	چک کودیل	۵/-
۲۰۲	مبارکہ بیگم اہلیہ	"	۵/-
۲۰۳	عبدالحق صاحب	چارکوٹ	۱۶/۳
۲۰۴	خواجہ غلام محمد دانی	پانڈی پورہ	۵/-
۲۰۵	فاطمہ بیگم صاحبہ	"	۵/-
۲۰۶	محمودہ بیگم صاحبہ	"	۵/-
۲۰۷	استانی اکبری خانم صاحبہ	بھاگلپور	۱۰/-
۲۰۸	اہلیہ عبدالمجیب صاحب	"	۵/-
۲۰۹	غلام محمد صاحب لاٹھر	شورت	۵/-
۲۱۰	عبدالغفار سون	"	۵/-
۲۱۱	عبدالغفور صاحب	"	۵/-
۲۱۲	عبدالقدیر صاحب	بمبئی	۶/-
۲۱۳	سید منور علی صاحب	ہردوار گنج	۵/-
۲۱۴	میاں راج محمد صاحب	ہنچہ مرگ	۵/۸
۲۱۵	شریف احمد صاحب	سموسال	۵/-
۲۱۶	عبدالرحمٰن خان صاحب	بھدرواہ	۱۶/۱
۲۱۷	والدہ غلام مصطفیٰ صاحب	کنڈا پاڑہ	۵/-
۲۱۸	شیخ علی صاحب	کوٹار	۱۱/-
۲۱۹	خورشید بی بی صاحبہ اہلیہ سید عبدالباری صاحب	اورنگ آباد حیدرآباد	۱۷/-
۲۲۰	محمد صادق صاحب ننگلی	قادیان	۵/۱۴

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے

بیرون مساجد میں تعمیر مساجد کیلئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ الودود نے مقرر فرمائی ہیں:۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کیلئے۔ (ا) پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ (ب) سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم۔

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کیلئے۔ (ا) دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ا/ فی ایکڑ (ب) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک بحساب ۲/ فی ایکڑ (ج) دس ایکڑ سے کم کے مزارع کے مالک بحساب ... فی ایکڑ (د) دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مزارع " ا/ " "

شق نمبر ۳ تاجروں کیلئے۔ بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی ہر ماہ کی پہلے دن کے اور کاروبار کرنیوالے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴۔ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کیلئے۔ ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵۔ وکلاء، ڈاکٹر صاحبان کیلئے۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار احباب کیلئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی۔

شق نمبر ۷۔ لجنہ اماء اللہ کے لئے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تریسٹھ ہزار دیگر مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر۔ یعنی نکاح، شادی، بچے کی پیدائش، مکان کی تعمیر، امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص و استطاعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جس شق کے ماتحت آپ کا نام آتا ہے۔ اس شرح سے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرماویں۔ اور حسب ارشاد نبوی اپنے لئے جنت میں گھر بنائیں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرماوے۔ آمین!

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

"ہم کسی طرح بھی احمدیوں کو غیر مسلم نہیں کہہ سکتے"

ڈسٹرکٹ جج لائل پور کا فیصلہ

فیصلہ

شیخ عبدالحمید صاحب اصغر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ جج لائلپور

بمقدمہ اپیل

مسماۃ نذیراں دختر برکت علی راجپوت سکنہ خالصہ کالج لائلپور مدعیہ اپیلانٹ

بنام

محمود احمد ولد فضل محمد راجپوت سکنہ چنبیلی منڈی مگھیانہ ضلع جھنگ مدعا علیہ اسپانڈنٹ

(ترجمہ فیصلہ از انگریزی)

مسماۃ نذیراں مدعیہ نے محمود احمد مدعا علیہ پر تنسیخ نکاح کی نالش کی۔ یہ دعوے نمبری $\frac{5}{12}$ ۱۹۵۰ء مرجوعہ $\frac{12}{9}$ ۴۹ ۱۶ چوہدری محمد علی صاحب سب جج درجہ اول لائل پور نے $\frac{11}{5}$ ۵۰ ۲ کو خارج کیا۔ فاضل سب جج کے فیصلہ اور ڈگری کی ناراضگی سے مدعیہ نے یہ اپیل دائر کیا ہے۔ دعویٰ کے اظہارات قدرے غیر معمولی ہیں۔ یہ ظاہر کیا گیا کہ فریقین کا نکاح لائل پور میں $\frac{12}{8}$ ۴۸ ۱۱ کو ہوا۔ اور یہ کہ نکاح سے دو روز پیشتر مدعا علیہ کے متعلق یہ شبہ ہوا کہ وہ احمدی ہے۔ اور یہ کہ مدعیہ کے باپ نے مدعا علیہ سے دریافت کیا۔ تو مدعا علیہ نے حلف اٹھا کر ظاہر کیا کہ وہ احمدی نہیں ہے۔ گو مدعا علیہ کے والدین احمدی ہیں۔ اور یہ کہ مدعا علیہ نے بیان کیا کہ وہ سُنّی مسلمان ہے۔ یہ بھی مدعیہ کی طرف سے ادعا کیا گیا کہ مدعا علیہ نے مدعیہ کو احمدیوں کے مرکز ربوہ جانے کے لئے مجبور کیا۔ اور اس بات پر بھی مدعیہ کو مجبور کیا کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کر دے۔ کچھ تشدد کا بھی ادعا کیا گیا۔ دعوے میں اہم امر یہ ظاہر کیا گیا کہ اگر مدعا علیہ مدعیہ کو دھوکا نہ دیتا۔ تو وہ اس سے شادی نہ کرتی۔ وجوہات مذکورہ کی بناء پر مدعیہ تنسیخ نکاح کی خواستگار ہے۔

مدعا علیہ نے جواب دعوے میں ظاہر کیا کہ وہ احمدی مسلمان ہے۔ اور نکاح سے قبل بھی وہ فرقہ احمدیہ میں تھا۔ مدعا علیہ نے اس امر سے انکار کیا کہ اس نے بیان کردہ یقین مدعیہ کو دلایا۔ اور مدعا علیہ نے ظاہر کیا کہ مدعا علیہ کا احمدی ہونا مدعیہ اور اسکے والدین کو ہمیشہ سے بخوبی معلوم تھا۔ بقول مدعا علیہ مدعیہ کا اظہار مذکور ایک مابعد کا خیال ہے۔ جو آخر نومبر ۱۹۴۹ء میں اختراع کیا گیا۔ جبکہ مدعا علیہ نے مدعیہ کو نوٹس دیا۔ تشدد کے ادعا سے بھی مدعا علیہ نے انکار کیا۔ فریقین کے اظہارات سے امور تنقیح مندرجہ ذیل پیدا ہوئے۔

(۱) آیا مدعا علیہ نے اپنا مذہبی عقیدہ (احمدیت) مدعیہ سے چھپایا۔ اور اس طرح مدعیہ کے ساتھ فریب کیا۔

(۲) آیا مدعا علیہ مدعیہ کو تبدیل مذہب کے لئے مجبور کرنا چاہتا تھا؟

(۳) آیا مدعا علیہ مدعیہ کے ساتھ تشدد کا برتاؤ کرتا ہے؟

(۴) دادرسی۔

فریقین نے شہادت پیش کی ہے۔ مدعیہ نے اپنے والد برکت علی گواہ ۲ اور اپنے چچا نور محمد گواہ ۳ اور نیز محمد صدیق گواہ ۶ کو پیش کیا۔ یہ گواہان عرضی دعوے کے اظہارات سے بھی ایک قدم آگے چلے گئے ہیں۔ فاضل سب جج نے بجا طور پر ان کی شہادت کو مسترد کیا ہے۔ اور ان اختلافات کو زیر نظر رکھا ہے۔ جن کے دہرانے کی مجھے ضرورت نہیں۔ گواہان مذکور نے عدالت میں یہ بیان دیا ہے کہ مدعا علیہ اور اس کے والد دونوں نے یہ بیان دیا تھا کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی احمدی نہیں ہے۔ لیکن عرضی دعوے کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مدعا علیہ نے مدعیہ کو غیر مبہم الفاظ میں کہہ دیا تھا۔ کہ مدعا علیہ کے والدین یقیناً احمدی ہیں۔ صرف یہی امر قابل توجہ نہیں ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ یہ حلف نکاح سے دو روز قبل اٹھایا گیا تھا۔ یعنی $\frac{12}{8}$ ۴۸ ۹ کو۔ یعنی اس روز جبکہ اقرار نامہ P.2 بھی لکھا گیا تھا۔ یہ اقرار نامہ $\frac{12}{8}$ ۴۸ کو لکھا گیا تھا کہ اگر تاریخوں کے اختلافات کو میں اس قدر اہمیت نہ بھی دوں۔ جو فاضل سب جج نے دی ہے تو یہ واقعہ ہے کہ حلف اٹھانے اور اقرار نامہ لکھنے کے واقعات ایک دوسرے کے بعد ایک ہی دن عمل میں آئے۔ اگر مدعا علیہ نے واقعی کوئی اس قسم کا حلف اٹھایا ہوتا۔ جو کہ مدعیہ ظاہر کرتی ہے۔ تو اس حلف کے واقعہ کا نمایاں طور پر ذکر دستاویز P.2 میں ہوتا۔ اگر اور نہیں تو مدعا علیہ سے کم از کم یہ منوایا جاتا کہ دستاویز P.2 میں وہ تسلیم کرلے۔ کہ وہ سُنّی مسلمان ہے۔ اور احمدی نہیں ہے۔ مدعیہ کا مقدمہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصے بعد وہ اپنے شوہر کے گھر بود و باش اختیار کرنے کے لئے گئی۔ تو اس کے شوہر نے تبدیلی مذہب کے لئے اسے ترغیب دی۔ اور عملاً اسے مجبور کیا۔ کہ مدعیہ اس کے ساتھ ربوہ جائے کہا جاتا ہے کہ بس چند مہینے ہی وہ اپنے شوہر کے گھر رہی تھی جبکہ اسے نکال دیا گیا سوال یہ ہے کہ شادی کے بعد اتنا لمبا عرصہ یعنی تقریباً ایک سال تک وہ کیوں خاموش رہی۔ اور کم از کم شوہر کے گھر سے نکالے جانے کے بعد چھ ماہ تک اس نے کیوں سکوت اختیار کیا۔ مدعیہ نے کبھی کوئی قدم نہ اٹھایا۔ جس سے اس کے خاوند کو آگاہی ہوتی۔ کہ مدعیہ اس کے ساتھ رہنے پر رضامند نہیں ہے۔ لیکن جب آخر نومبر ۱۹۴۹ء میں مدعا علیہ نے مدعیہ کو نوٹس دیا۔ تو سب سے پہلی مرتبہ مدعیہ نے جواباً یہ لکھا کہ مدعیہ احمدی ہے وغیرہ۔ یہ عذر صریحاً مابعد کا خیال ہے۔ شہادت پر زیادہ غور کرنے کے بعد میرے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ یہ قرار دوں کہ کبھی بھی مدعا علیہ نے مدعیہ کو ربوہ جانے کے لئے یا تبدیلی مذہب کے لئے مجبور کیا ہو۔ فاضل سب جج نے مدعیہ کی مذہب سے ناواقفی کے متعلق بالتفصیل بحث کی ہے۔ در اصل وہ مذہب کی مبادیات کو بھی سمجھ نہیں سکتی۔ تاہم یہ سوال ہمارے راستے میں مائل نہیں۔ کیونکہ اس بارے میں بعض علماء کے خیالات خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن ہائی کورٹیں وقتاً بعد وقتٍ یہ فیصلہ دے چکی ہیں۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بعض امور میں عقائد کے متعلق اہم اختلافات ہونے کے باوجود ہم کسی طرح بھی احمدیوں کو غیر مسلم نہیں کہہ سکتے۔ مسل پر شہادت کو خوب زیر غور لانے کے بعد میں قرار دیتا ہوں کہ مدعیہ کو اس بات کا علم تھا۔ کہ مدعا علیہ جس کے ساتھ وہ نکاح کرنے لگی ہے احمدی ہے۔ اور میں قرار دیتا ہوں۔ کہ مدعا علیہ کے حلف اٹھانے کے متعلق جو شہادت پیش کی گئی ہے۔ وہ جھوٹی ہے۔ میں یہ بھی قرار دیتا ہوں۔ کہ نکاح سے قبل یا بوقت نکاح مدعیہ کے ساتھ کوئی دھوکہ نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں میں فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ مدعا علیہ نے مدعیہ کو کبھی تبدیل مذہب کے لئے مجبور نہیں کیا۔ تشدد کے متعلق پیش کردہ شہادت بھی ناتسلی بخش اور غیر یقینی ہے۔ مشتبہ دار گواہوں کے بیانات کی بناء پر میں یہ قرار نہیں دے سکتا۔ کہ مدعا علیہ نے کبھی بھی مدعیہ سے سختی کا برتاؤ کیا ہو۔ ان تمام تنقیحات کے بارے میں فاضل سب جج کے ساتھ مجھے پورا اتفاق ہے اور میں فیصلہ کرتا ہوں کہ فریقین کا نکاح منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا فیصلہ و ڈگری عدالت ماتحت کی بحال رکھتے ہوئے میں اپیل کو معہ خرچہ خارج کرتا ہوں۔

عبدالمجید اصغر
ڈسٹرکٹ جج لائل پور
5-5-51

نادر موقع!

اس زمانہ میں اسلام اور احمدیت کی فتح و نصرت یقینی ہے ؎

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

پس مبارک ہے وہ احمدی جس کی مالی قربانیاں احمدیت کی فتح کے دن کو قریب تر لانے میں ممد و معاون بن رہی ہیں۔

دوستو!

یہی موقع ہے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کر لو۔ جس کے بدلے میں تم ابد الآباد تک کے لئے زندہ کئے جاؤ گے۔ فرشتے تم پر درود اور آئندہ نسلیں فخر کے ساتھ سلام بھیجیں گی۔ اور اس کے بعد یہ موقعہ کبھی قیمت پر ہاتھ نہیں آئے گا۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دو لڑکوں نے ایف اے کا امتحان دیا ہوا ہے درویشانِ قادیان و دیگر احباب کی خدمت میں ان کی کامیابی کے دعا کی درخواست ہے۔

محمد حسین خان ضلعدار فرید کوٹ اصطبل ڈاکخانہ خانیوال ضلع ملتان

(۲) مولوی سید صمصام الدین صاحب مبلغ کنکڑہ ہاوہ راڑیسہ کی اہلیہ بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے ...

درویش فنڈ

قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز مقرر فرمایا ہے اس مرکز کی حفاظت سب احمدیوں پر یکساں طور پر عائد ہوتی ہے۔ اور جب تک احباب کرام اس طرف کما حقہ توجہ نہ دینگے۔ اس فرض کی ادائیگی سے پوری طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے فرائض کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔

۱۹۴۷ء کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان پر علاوہ جملہ امور کے ان درویشوں کے اخراجات کا بار بھی ہے۔ جو تقسیم ملک کے بعد حفاظت مرکز کی غرض سے قادیان میں ٹھہرے اور اس فرض کو بجا لائے۔ جس کی ذمہ داری ہر احمدی پر یکساں طور پر عائد ہوتی ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے تھا کہ ان غیر معمولی اخراجات کے لئے اپنے لازمی چندہ جات کے علاوہ مزید مالی قربانی کر کے اپنی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی کوشش فرماتے۔

لیکن افسوس ہے کہ بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ فرمائی۔ بعض نے وقتی طور پر اور بعض نے چند ماہ کے لئے درویش فنڈ کی مد میں حصہ لیا۔ حالانکہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ صاحب حیثیت دوست انفرادی طور پر یا جماعتی رنگ میں باقاعدگی کے ساتھ ایک مقررہ رقم اس مد میں بھجواتے رہا کریں۔ تاکہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانیں خدا تعالےٰ کے راستے میں اس مقدس بستی کی غرض سے پیش کر دی تھیں اور ابھی تک بھی وہ اپنے اہل و عیال کی مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہاں مقیم ہیں۔ یہ غیر معمولی اخراجات صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے پریشانی کا باعث ہیں احباب جماعت بھی فرض شناسی کا عملی ثبوت دے کر اللہ تعالےٰ کے حضور زیادہ سے زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے

(ناظر بیت المال قادیان)

مبلغ یکصد روپیہ کا عطیہ برائے نشر و اشاعت

مکرم ایم محی الدین صاحب کنجو ہندوستان کیمیکل ورکس کرناگاپلی نے مبلغ یکصد روپیہ کا عطیہ بغرض نشر و اشاعت نظارت ہذا کو عطا فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ عطیہ مکرم مولوی احمد رشید صاحب مبلغ کرناگاپلی کی تحریک اور توسط سے موصول ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان ہر دو احباب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور مال و اخلاص میں برکت بخشے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ۲۶/۶/۵۵

دورہ پروگرام مکرم منشی عبد الرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ بہار کے عہدیداران مال و پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم منشی عبد الرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ جولائی ۱۹۵۵ء میں بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات اور نظارت ہذا سے متعلقہ دیگر امور کی انجام دہی کے لئے دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران مال انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرمادیں گے۔

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	مونگھیر	۱۰-۷-۵۵	بھاگل پور	۱۰-۷-۵۵
۲	بھاگل پور	۱۳-۷-۵۵	برہ پورہ	۱۳-۷-۵۵
۳	برہ پورہ	۱۵-۷-۵۵	خانپور ملکی	۱۵-۷-۵۵
۴	خانپور ملکی	۱۹-۷-۵۵	چک مسکن	۱۹-۷-۵۵
۵	چک مسکن	۲۱-۷-۵۵	اورین	۲۱-۷-۵۵
۶	اورین	۲۴-۷-۵۵	جمشید پور	۲۵-۷-۵۵
۷	جمشید پور	۳۱-۷-۵۵	موسی بنی مائینز	۳۱-۷-۵۵

ناظر بیت المال قادیان

ولادت مولوی بشیر احمد صاحب مینیجر اخبار بدر کے ہاں مورخہ ۲۹/۶/۵۵ کو لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

مودودی پارٹی کے متعلق علامہ راغب احسن کا بیان

ڈھاکہ ۲۲ جون۔ علامہ راغب احسن نے اپنے ایک مالیہ بیان میں مسئلہ زمین، مزارعت اور جاگیر داری میں مودودی پارٹی کا راز فاش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مودودی پارٹی نے بعض ان بڑے خان بہادروں اور ظالم و جابر رشوت خور زمینداروں کو صالحین قرار دے کر پنجاب اسمبلی ۱۹۵۱ء میں امیدوار کھڑا کیا۔ مگر قوم نے ان کے صالحین کو مسترد کر دیا۔ اگرچہ یہ سب جنگ اقتدار کے لئے کیا گیا ہے۔ مگر سکو ہی اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی واقعہ ہے۔ کہ مودودی پارٹی کے موافق زمیندار اور موافق ڈسٹریبیوشن رسائل و مضامین کو امریکہ اپنے خرچ سے بہ تعداد کثیر شائع کر رہا ہے۔ اور میں نے خود امریکی سفارت خانہ میں مودودی پارٹی کے ان رسائل و کتب کے انبار دیکھے ہیں۔ امریکی افسروں نے بڑے شوق سے مجھ کو یہ کتابیں قونصل خانہ امریکہ میں پیش کی ہیں۔ اور یہی حال کراچی کے سفارت خانہ اور انفارمیشن آفس کا ہے۔ (جنگ ۲۴ جون ۵۵ء)

جماعت اسلامی کے پروپیگنڈے کی حقیقت

ہفت روزہ چٹان لاہور مورخہ ۲۷ جون ۵۵ء میں پروفیسر محمد ہاشم صاحب قدوائی لکھنوی "سفر پاکستان" کے عنوان سے لکھتے ہیں:-

"تنظیم اور اخر کے لحاظ سے مودودی صاحب کی جماعت اسلامی امتیازی خصوصیت کی مالک ہے۔ کام کرنے کا ڈھنگ اور پراپیگنڈا ٹیکنیک بالکل وہی ہے۔ جو کمیونسٹوں کا ہے۔ وہی بے پناہ پراپیگنڈا اور وہی اپنے مسلک کی پرجوش تبلیغ لیکن ٹھوس تعمیری کاموں کی بجائے اس جماعت کو بھی ہنگامی سیاست سے زیادہ دلچسپی ہے۔ ہندوستان میں اس جماعت کے نزدیک الیکشن میں حصہ لینا حرام ہے۔ لیکن پاکستان میں یہی جماعت آزادانہ اور غیر جانبدارانہ الیکشن کا مطالبہ کرتی ہے۔"

(چٹان لاہور ۲۷ جون ۵۵ء)

اسلامی مشنوں کی کانفرنس

جولائی کے آخر میں سوئٹزرلینڈ میں منعقد ہوگی

زیورچ ۲۳ جون۔ رائٹر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ جولائی کے آخری ہفتہ میں یہاں آٹھ ممالک کے مسلم مشنوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ کانفرنس میں سوئٹزرلینڈ جرمنی۔ ہالینڈ۔ ہسپانیہ۔ اٹلی۔ مغربی افریقہ۔ برطانیہ اور امریکہ کے نمائندے شامل ہوں گے۔ (نوائے وقت)

نوٹ:- یہ تمام مشن جماعت احمدیہ کے ہیں۔ (ادارہ بدر)

خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ ۳

کی شرح کو گھٹایا جائے۔ لیکن اس کے گھٹانے سے دوسروں کی مدد ختم ہو رہی ہے۔ تو الرحمٰن الرحیم میں دوسری قسم کے گر بتائے ہیں (رب العالمین میں ایک قسم کے گر ہیں) کہ

الٰہی حکومت

چونکہ ان باتوں پر مبنی ہے۔ اس لئے وہ الحمد للہ کی مستحق ہے۔ اگر دنیوی حکومتیں ان اصولوں کو قبول کریں۔ تو وہ بھی الحمد للہ کی مستحق ہو جائیں گی۔ اور ان میں لڑائی جھگڑے اور فساد بند ہو جائیں گے۔ اور ان کے دشمن باقی نہ رہیں گے۔ اگر الرحمٰن الرحیم والی حکومت کو کوئی دشمن مٹانا چاہے۔ تو اس کا یہی مطلب ہوا نہ کہ آپ بھی مرے۔ یہ تو ہمیں بتاتی ہے کہ نہ صرف کام کرنے والے زندہ رکھے جائیں۔ اب اگر کوئی گورنمنٹ یہ طاقت اختیار کرے۔ اور پھر اسے وسیع کیا جائے تو صرف اپنے ملک کے لوگوں کے لئے ہی نہیں بلکہ باقی لوگوں کے لئے لازمی بات ہے کہ اس حکومت کا دنیا میں کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ ایسا پاگل کون مل سکتا ہے جو اپنے گلے پر آپ چھری پھیرنے لگ جائے۔ اگر دنیا اس اصول پر عمل کرے تو سارے جھگڑے کیپٹلزم اور کمیونزم کے ختم ہو جاتے ہیں۔ (الفضل ۲۲/۶/۵۵)

ہندوستان و ممالکِ غیر کی خبریں

بلگریڈ۔ ۳؍جولائی۔ پردھان منتری پنڈت نہرو آج ایک سپیشل ٹرین میں یوگوسلاویہ کے مختلف صوبوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ شریمتی اندرا گاندھی کے علاوہ مارشل ٹیٹو بھی اس دورہ میں پنڈت نہرو کے ہمراہ ہیں۔ دونوں لیڈر دورہ کے دوران بلگریڈ میں شروع کی گئی اپنی بات چیت جاری رکھیں گے۔ روانگی کے وقت ہزاروں کی تعداد میں لوگ ریلوے سٹیشن پر موجود تھے بلگریڈ سے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ گذشتہ دو روزہ بات چیت کے دوران دونوں لیڈروں نے بین الاقوامی حالات پر تبادلہ خیالات کیا۔ جب یہ بات چیت مکمل ہو جائے گی۔ تو ایک مشترکہ بیان جاری کیا جائے گا۔

ماسکو۔ ۳؍جولائی۔ آج ماسکو میں روسی ہوائی بیڑہ کے سالانہ ہوائی مظاہرہ کے موقع پر روس کی ہوائی فوجوں کے کمانڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کچھ ملک نئی جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور اپنی فوجوں اور اسلحہ کی تیاری دن رات بڑھا رہے ہیں جس کے نتیجہ کے طور پر روس کو اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت چوکنا رہنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روس اپنے آپ کو ہر لحظہ مضبوط اور طاقتور بنا رہا ہے۔ روسی ہوائی فوج کا ذکر کرتے ہوئے روسی کمانڈر نے کہا اس وقت ہماری ہوائی فوج دنیا بھر کی فوجوں سے بہترین ہے۔ اور ہمارے پاس جدید طرز کے ہوائی جہاز موجود ہیں۔ اگر روس پر کسی طرف سے حملہ ہوا تو روسی ہوائی بیڑہ پورے اعتماد اور طاقت کے ساتھ ایسے حملہ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ روس کی سالانہ ہوائی کرتبوں میں جن ہوائی جہازوں کا مظاہرہ کیا گیا ہے ان میں نئی نئی قسم کے جیٹ لڑاکے اور بمبار ہوائی جہاز شامل ہیں۔ ایک گلائیڈر کا بھی مظاہرہ کیا گیا جو کہ ہوا میں پرندہ کی طرح ادھر اُدھر اوپر نیچے نہایت ہی آسانی سے پرواز کر سکتا ہے اس گلائیڈر کے متعلق روس کا دعوےٰ ہے کہ یہ دنیا بھر میں اپنی قسم کا واحد ہوائی جہاز ہے۔ اس مظاہرہ میں نئی قسم کے پیراشوٹ ہیلی کوپٹر اور ایک فوجی ہوائی جہاز دکھایا گیا جو کہ خراب سے خراب موسم میں نہایت تیزی کے ساتھ بہت اونچی اُڑان کر سکتا ہے۔ اس ہوائی مظاہرے کے وقت جہاں نئی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف

ایر مارشل مکرجی بھارتی وفد کے دیگر ممبران کے علاوہ یوگوسلاویہ اور مشرقی یورپ کے کئی ممالک اور چین کے وفد بھی موجود تھے۔

امرتسر۔ ۳؍جولائی۔ امرتسر لاہور کے درمیان براہِ راست ایک ہفتہ تک گاڑیاں چلنے کا امکان ہے۔ اس مطلب کے لئے امرتسر ریلوے سٹیشن پر انتظام کم و بیش پایۂ تکمیل تک پہونچ چکا ہے۔ اور جب پاکستان ریلوے حکام سے انتظام کی تکمیل کی اطلاع آ جائے گی۔ تو براہِ راست گاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ براہ راست گاڑیاں چلنے سے مسافروں کو بڑا آرام ہو جائے گا۔ اُن کے پاسپورٹوں وغیرہ کی چیکنگ اٹاری اور واہگہ کی بجائے امرتسر اور لاہور کے سٹیشنوں پر ہوا کرے گی

بلگریڈ۔ ۳؍جولائی بھارت کے پردھان منتری پنڈت نہرو نے یوگوسلاویہ کی پارلیمنٹ کو خطاب کرتے ہوئے بین الاقوامی صورتِ حالات پر تبصرہ کیا اور کہا کہ جنگ بربریت کے قدیم زمانہ کی ایک یادگار ہے۔ اس کو ختم کر دینا ضروری ہے۔ تمام ملکوں کو امن کے ساتھ مل جل کر رہنے کی پالیسی کی حمایت کرنی چاہیئے۔ جب میں پُر امن طریقہ سے مل جل کر رہنے کی پالیسی پر زور دیتا ہوں تو میرا مقصد چپ چاپ بیٹھے رہنا اور بے معنی غیر جانبداری اختیار کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ تیسرا اِبلاک قائم کرنے کے حق میں ہوں۔ میری مراد تو سرگرم اور چست رویہ ہے جن لوگوں کو اس پالیسی پر یقین ہے۔ انہیں اس کو فروغ دینا چاہیئے۔ موجودہ بین الاقوامی صورت حالات پہلے سے بہت اچھی ہے۔ امید کی کرن اس کو دکھائی دیتی ہے اور توقع ہے کہ سیاہ بادل چھٹ جائیں گے۔ لیکن سیاہ بادل ابھی تک موجود ہیں۔ اور چاروں طرف سے خطرہ دکھائی دیتا ہے۔ تمام ملکوں کو دانشمندی اور ہوشیاری سے کام لینا پڑے گا۔ تاکہ آزادی کا سورج پوری طرح چمک سکے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ یوگوسلاویہ کی پارلیمنٹ کو کسی غیر ملکی مدبر نے خطاب کیا ہے۔

ماسکو۔ ۳؍جولائی۔ بھارت سرکار کے ۱۲ ماہرین جو کہ اٹامک انرجی کمیشن کے ایما پر روس کا ایک ماہ سے دورہ کر رہے تھے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ انہوں نے روس کے ایٹمی طاقت کے سٹیشن کا معائنہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صرف وہی ایسے غیر کمیونسٹ غیر ملکی اشخاص ہیں جنہوں نے روس کے ایٹمی طاقت کے سٹیشنوں کا معائنہ کیا۔ البتہ پنڈت جواہر لال نہرو اس سے مستثنےٰ ہیں جنہوں نے کہ دس روز ہوئے اس سٹیشن کو دیکھا ہندوستانی ماہرین کے وفد کے لیڈر مسٹر کنو رسین نے یہ دعوے کیا ہے کہ روس کی صنعت اور زراعت کے کئی پہلو دوسرے ممالک کے برابر ہیں اور بعض حالات میں ان سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم نے ایٹمی طاقت کے سٹیشن کو چالو حالت میں دیکھا۔

پیرس۔ ۳؍جولائی۔ فرانس کے سنٹرل میٹیرولوجیکل بورڈ کے ماہر ایم رولیو نے یہاں پر کہا کہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے دھماکوں سے فضا میں جو گرد پھیلتی ہے۔ وہ سورج کی شعاعوں میں ۲۰ فیصدی تخفیف کر دیتی ہے اور ان کا اثر دو سال تک رہتا ہے۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ تخفیف کس طرح ہوتی ہے البتہ یہ کہا کہ آتش فشاں پہاڑوں کے لاوا اگلنے سے جو گرد فضا میں پھیلتی ہے وہ بھی اسی طرح سورج کی شعاعوں میں تخفیف کر دیتی ہے۔

لندن ۲؍جولائی۔ برطانیہ قبرص میں ایک بہت بڑا فوجی اڈہ بنائے گا۔ جزیرہ میں مقیم فوجوں کے علاوہ مصر اور برطانیہ کے تحت سویز سے متعلق معاہدہ کے تحت سویز کے علاقہ کو خالی کرنے والی برطانوی فوجیں بھی یہیں رکھی جائیں گی قبرص میں دہشت انگیزی کے بارے میں ابھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ خیال ہے کہ قبرص کے مسئلہ کو طے کرنے کے سلسلے میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے سہ طاقتی کانفرنس کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ماحول سازگار ہو گیا ہے۔ ترکی نے یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ اور اس کانفرنس میں نائب وزیر اعظم ترکی کے وفد کی قیادت کریں گے۔ کانفرنس میں مشرقی بحیرۂ روم سے متعلق دوسرے مسائل پر بھی غور کیا جائے گا

نئی دہلی۔ ۲؍جولائی۔ مرکزی وزارت امور داخلہ خارجہ اور وزارت تعلیم کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو مرکزی سکرٹریٹ کے ہندی نہ جاننے والے ملازموں کو ہندی سکھانے کے اقدامات کرے گی۔

کمیٹی اس سلسلے میں جو اسکیم مرتب کرے گی اسے مرکزی وزیر امور داخلہ مسٹر گووند بلبھ پنت کے مشورہ سے عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ تاہم ملازم کو ۱۹۶۵ء سے پہلے ہندی میں اچھا کرنے کی اہمیت پیدا کرنے کے لئے کافی وقت دیا جائے گا۔

اس مقصد کے لئے درجہ چہارم کے اور ۱۹۶۵ء سے پہلے پہلے ریٹائر ہو جانے والے ملازموں کے سوا باقی ماندہ تمام ملازموں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

کراچی ۔ ۲؍جولائی۔ حکومت پاکستان نے ڈاکٹر اے۔ ایم مالک کو سوئٹزرلینڈ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا ہے۔ ڈاکٹر مالک ۱۹۵۰ء سے پاکستانی کابینہ میں شامل تھے۔ اور وزارت محنت و صنعت کا قلمدان ان کے سپرد تھا۔

کراچی ۔ ۴؍جولائی۔ پاکستان کے وزیر دفاع اور کمانڈر انچیف جنرل ایوب خاں نے جو ترکی کے لیڈروں سے بات چیت کے بعد آج واپس کراچی پہنچے تھے۔ اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان ترکی، عراق فوجی معاہدہ میں شمولیت سے انتہا مضبوط ہو جائے گا کہ مشرق وسطیٰ اور اپنے دفاع کو مستحکم کر سکے گا۔ اور اس طرح بین الاقوامی ذمہ داریاں نبھا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ پاکستان کو معاہدہ میں شمولیت کی دعوت دینے سے پیدا ہونے والے معاملات پر بات چیت کے لئے ترکی گئے تھے۔ وہاں انہوں نے ترکی کے صدر۔ وزیر اعظم اور وزیر دفاع۔ عراق کے شاہ اور وزیر اعظم سے بات چیت کی۔

روم ۔ ۴؍جولائی۔ یورپ کے سب سے بڑے آتش فشاں پہاڑ ماؤنٹ ایٹنا نے لاوا اگلنا شروع کر دیا ہے۔ آتش فشاں پھٹنے سے رات کو شعلوں سے آسمان سرخ ہو گیا۔